السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنتی کیوں کہا؟ (ناصر محمود لوہیانوالہ۔ گوجرانوالہ) (۲۳ مئی ۱۹۹۷ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی صحیح حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ نصتاً رسولِ اکرم ﷺ نے یزید بن معاویہ کو جنتی قرار دیا ہو۔ البتہ بعض شارحین نے فرمانِ رسول اللہ ﷺ:

(اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ الْقَیْصَرِ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ ' (صحیح البخاری، باب ما قیل فی قتال الروم، رقم: ۲۹۲۴'

''یعنی میری امت کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر یعنی قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگا انھیں معاف کیا ہوا ہے۔

(سے یہ سمجھا ہے کہ یہ وہی غزوہ ہے جو ۵۲ ہجری میں یزید کی قیادت میں ہوا تھا۔ (فتح الباری: ۶/۱۰۲۔۱۰۳

جب کہ مدینہ قیصر پر اس سے پہلے بھی ایک غزوہ ہو چکا تھا۔ اور وہ غزوہ ہے جو حضرت عبدالرحمن بن خالد بن الولید کی قیادت میں ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد، باب فی قولہ تعالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَةِ لیکن اس میں یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی روایت میں عبدالرحمن کی بجائے فضالہ بن عبید کا ذکر ہے۔ ان کا انتقال سن ۵۸ میں ہوا۔ اس صورت میں امکان موجود ہے کہ غزوہ ہذا سن ۵۲ ہجری کے بعد ہوا ہو، لیکن حضرت عبدالرحمن کا انتقال سن ۵۲ ہجری سے قریباً پانچ سال قبل ہوا ہے۔ اس صورت میں یہ غزوہ حتمی طور پر سن ۵۲ ہجری سے پہلے ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب اللباس:صفحہ:524

محدث فتویٰ